



# خاتم النبیین

حضرت محمد یوسف لدھیانوی

سلسلہ نمبر 5

(فون)

5877456 مرکز سراجیہ

[www.endofprophethood.com](http://www.endofprophethood.com)  
[markazsirajia@hotmail.com](mailto:markazsirajia@hotmail.com)

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### ختم نبوت کا معنی اور مطلب

الطہارہ حضرت نے سلسلہ نبوت کی ابتدا سید آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اس کی انتہا محمد مرئی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔ اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدہ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔

### عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

ختم نبوت کا عقیدہ ان اعلیٰ احکام میں سے ہے، جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کئے گئے ہیں۔ اور مہم نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات کریمہ صحت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امارت و احترامہ (دوسو امارت و مہارک) سے یہ مسئلہ ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا سب سے پہلا اعلان اسی مسئلہ پر مشتمل ہوا کہ نبی نبوت کو قتل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں اسلام کے حفظ و وقار کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کل تعداد 259 ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے حفظ و وقار کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلافت میں سیلہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رضی اللہ علیہم کی تعداد چار سو ہے جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔ صحت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر ادا و حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے حفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔ اسلام کی باقی تمام جنگوں میں کفار کی مورتوں، بچوں، اہانت اور فساد و فحشاء کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ جن حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ان مرتدین کی مورتوں، بچوں، اہانت اور فسادوں کو بھی ختم کر دیا جائے۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی صحت کا اعلا و ہو سکتا ہے۔

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے قبیلہ غوطیہ کے سیلہ کذاب کی طرف بھیجا۔ سیلہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا تم کو ابھی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں، سیلہ نے کہا کہ کیا تم اس بات کی کوئی دیتے ہو کہ میں (سیلہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہر اہول

حیرتی یہ بات نہیں سن سکا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ بھی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کا نام  
 رہا حتیٰ کہ صیحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لید کے جسم کے گلوے گلوے کے کہ ان کو فہیدہ کر دیا گیا اس سے ایمان  
 ہو سکا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبوت کی عظمت و اہمیت سے کسی طرح داہانہ نہ فصل رکھتے  
 تھے اب حضرات تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بھی ملاحظہ ہو: ”حضرت ابو  
 مسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام مہدی اللہ میں ثوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور یہ یاسر مہدی (علیہ السلام)  
 کے دو بچیل اھلحد بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بھانڑ فرما دیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ  
 السلام کے لئے آتش فرود کو بھڑا دیا تھا۔ یہ یمن میں پیدا ہوئے تھے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہد  
 مبارک ہی میں اسلام لائے تھے لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی کا موقع نہیں ملا تھا۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یمن میں نبوت کا بھڑا دھویا اور سودھی پیدا ہوا۔ جو  
 لوگوں کو اپنی جھولی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا کرتا تھا۔ اسی دوران اس نے حضرت ابو مسلم خولانی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کو بیٹا سمجھ کر اپنے پاس بلا دیا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی، حضرت ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے انکار کیا مگر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟ حضرت ابو مسلم رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں ہاں پر اسودھی نے ایک ٹوٹاک آگ دیکھی اور حضرت ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
 اس آگ میں ڈال دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ کو بے اثر فرما دیا، اور وہ اس سے بچی سلامت نکل  
 آئے۔ یہ واقعہ عجیب تھا کہ اسودھی اور اس کے رفقاء پر صحت کی طاری ہو گئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے  
 مٹھوہ دیا کہ ان کو جلا وطن کر دو، ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمہارے یہودیوں کے ایمان میں دخل آ جائے،  
 چنانچہ انہیں یمن سے جلا وطن کر دیا گیا۔ یمن سے نکل کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ جب ان سے ملے تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شرف ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے استغفر یہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے اس شخص کی زیارت کر دی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔“

### منکسب ختم نبوت کا اعزاز

قرآن مجید میں ذاتِ الہی تعالیٰ کے حلق ”رب العالمین“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے  
 ”رحمہ للعالمین“ قرآن مجید کے لئے ”ذکر للعالمین“ اور بیت اللہ شریف کے لئے ”مہدی للعالمین“ فرمایا گیا ہے،  
 اس سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی آفاقیت و عالمگیریت ثابت ہوتی ہے، وہاں آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف ختم نبوت کا انتہا اس بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے ثابت ہوتا ہے،

اس لئے کہ پہلے نام ہوا علیہم السلام اپنے اپنے طاقہ، خصوصاً قوم اور خصوصاً وقت کے لئے تخریف لائے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخریف لائے تو حق تعالیٰ نے کل کائنات کو آپ کی نبوت و رسالت کے لئے ایک اکائی (واحد) بنادیا۔ جس طرح کل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ ”رب“ ہیں، اسی طرح کل کائنات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ”نبی“ ہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتداد و انتہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے جن خصوصیات کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی ہے: ”میں تمام مخلوق کے لئے نبی مقرر کیا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ فتح کر دیا گیا۔“ (بخاری ص 12 و 13 باب لکھن میں اربعین مسلم ص 199)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آخری امت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ آخری قبلہ صیۃ اللہ شریف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عادل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ مصعب فتح نبوت کے انتہا کے تقاضے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہرے کردئے، چنانچہ قرآن مجید کو ذکر لکھائیں اور صیۃ اللہ شریف کو حدیث لکھائیں کا امتداد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح نبوت کے مرتبے میں آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آخری امت قرار پائی جیسا کہ ارشاد ہوئی ہے: ”میں آخر الانبیاء و اہلہم آخر الامم۔“ (ابن ماجہ ص 297)

## آیت خاتم النبیین کی تفسیر

”ما کان محمد ابداً احد من رجالکم ولكن رسول اللہ

وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیہما۔“ (سورہ احزاب 40)

ترجمہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے آپ نہیں ہیں

لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے فتح پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر حق کو کھولتا رہتا ہے۔“

تمام مشرکین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حسب نبوت پر قائم نہیں کیا جائیگا۔

## خاتم النبیین کی نبوی تفسیر

حضرت قرآن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میری امت میں جس نے پیدا ہوں گے، ہر ایک مجھ کے گام میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔“ (ابوداؤد، ترمذی) اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ”خاتم النبیین“ کی تفسیر ”گامی بعدی“ کے ساتھ فرمادی ہے۔ اسی لئے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت چند

احادیث نقل کرنے کے بعد آخر میں یہ شخص ایک نہایت ایمان افروز اور ثناء فرماتے ہیں۔ چھ خط آپ بھی پڑھ لیجئے۔ ”اللہ پاک تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مختار کے ذریعہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تا کہ لوگوں کو مسلم رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی اس مقام (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا وہ بہت بھڑکا بہت بڑا افترا پہنچا دینا اسی مبارک اور (یعنی) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا اگرچہ وہ غلامی عادات اور شیعہ بازی دکھائے اور خلف حم کے حامی اور طبرستانی کرشموں کا مظاہرہ کرے۔“ (تفسیر ابن کثیر رد المحتار جلد 3 صفحہ 494)

## خاتم النبیین کی تفسیر صحابہ کرام

### رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

حضرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دواجمین رد المحتار جلد 3 صفحہ 494 سے حدیث مختار کے ذریعہ یہاں پر صرف دو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آراء مبارک حدیث کی جاتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ علیہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ہیں۔“ (ابن جریر صفحہ 16 جلد 22)

حضرت حسن رضی اللہ علیہ سے آیت خاتم النبیین کے بارے میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسولوں میں سے ہیں جن کی طرف سے نبوت ہوتی ہے آخری ظہر ہے۔“ (رد المحتار صفحہ 204 جلد 5) یہاں بھی صراحۃً کے بعد بھی کسی قبیلہ یا جمیل کی تکھا نہیں ہے اور ہمدانی یا غنی کی تاویل جمل سختی ہے؟

## خاتم النبیین اور اجماع امت

(1) ابو الاسود نام فرائی رد المحتار جلد 3 صفحہ 494 سے ہے کہ امت نے اجماع اس نقطہ (خاتم النبیین) سے یہ کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس نقطہ میں کوئی تاویل و تفسیر نہیں اور اس کا منکر حقینہ و عدالت کا منکر ہے۔“

(الاصحاح فی الامتداد صفحہ 123)

(2) علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح البانی میں دیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن مطلق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو اجماع طہر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے، پس جو شخص اس کے خلاف کا دعویٰ ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ

(رد المحتار ج 3 ص 223)

اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

(3) امام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "یَا اے اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حواشی جاریہ صادر ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ص 493 جلد 3)

(4) امام زلیخا اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ "خاتم النبین کے یہ الفاظ لازم قدم و جدیہ علماء کے امت کے نزدیک کامل موم پر ہیں۔ جو نص قطعی کے ساتھ قائل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (تفسیر زلیخا ص 198 جلد 14)

یہی حقیقہ فتح نبوت جس طرح قرآن کریم کے صوم قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث حواشیہ سے بھی ثابت ہے اور ہر دور میں امت کا اس پر اجماع و اتفاق چلا آ رہا ہے۔

### خاتم النبیین اور اصحاب لغت

خاتم النبین "ت" کی درجہ اولیٰ سے ہوتا ہے اور ان احادیث کی تصریحات اور صحابہ رضی اللہ عنہما میں صحت اللہ تعالیٰ صحت اللہ علیہ کی تائید اور ائمہ مفسرین رحمۃ اللہ علیہ کی شہادتوں سے بھی قطع نظر کر لی جائے اور فیصلہ صرف لغت عرب پر موقوف نہ ہو جائے جب بھی لغت عرب پر فیصلہ دیا جاتا ہے کہ آیت مذکورہ کی کجی قرأت پر دوسری ہو سکتی ہے، آخر النبین اور نبیوں کے ختم کرنے والے، اور دوسری قرأت پر ایک معنی ہو سکتے ہیں یعنی آخر النبین۔ لیکن اگر حاصل معنی پر غور کیا جائے تو دونوں کا خلاصہ صرف ایک ہی الفاظ ہے اور پہلا مراد کہا جاسکتا ہے کہ دونوں قرأتوں پر آیت کے معنی الٹا ہی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے یا اسلام کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

خاتم النبیین کسی قائد نبائی نہیں:

مرزا قادیانی میں آیت خاتم النبین کی مختلف ادوار میں نین خلف تفسیر کی ہیں۔

۱۔ پہلا دور 1901ء سے پہلے:

اس دور میں مرزا قادیانی فتح نبوت کا کمال تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کی نبوت کو کافر کا لقب اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے آیت مذکورہ کا ترجمہ مرزا قادیانی کے قلم سے۔

ماکان محمد ابا احمد من رجالکم ولكن رسول الله و عاتم الحسن

”برسلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرزا کا باپ نہیں۔ مگر وہ رسول ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔“

(ازالہ ابہام صفحہ 614 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 مرزا کا دیوانی)

**دوسرا دور 1901ء اور بعد:**

1901ء میں مرزا کا دیوانی نے ”ایک قطبی کا ازالہ“ لکھی اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا اور آیت خاتم النبیین میں یہ تاویل کی کہ اگرچہ خاتم النبیین کا مطلب تو وہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مگر خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بارہا اس دیوانی نے آیت خاتم النبیین میں غلط فرمایا ہے

”یعنی اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا کم ہو کہ باعث تہایف اتحاد اور نئی غیریت کے اسی کا نام پایا ہو اور سابقہ نبی کی طرح محمدی کا چہرہ اس میں انکس ہو گیا ہو تو وہ غیر موقوفہ کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ ہے گو حق طور پر نہیں ہوا۔ جو اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام حق طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سید محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد کا نبی (مرزا کا دیوانی، ناقل) اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اسی کا نام ہے۔“

(ایک قطبی کا ازالہ صفحہ 5 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 209 مرزا کا دیوانی)

اس جگہ مرزا کا دیوانی خاتم النبیین کے معنی تو وہی لیتا ہے جو سب مسلمان سمجھتے ہیں لیکن اپنا بیانیہ اس کے معانی نہیں جانتا کیونکہ (معاذ اللہ) مرزا کا دیوانی اپنے آپ کو محمد کا چہرہ کہتا ہے جو اس کی اصل میں وہ بارہا بدلیا کرتا ہے۔

**تیسرا دور قبل از وفات:**

مرزا کا دیوانی نے اپنی وفات سے ایک سال قبل 1907ء میں ”حقیقۃ الوحی“ نامی کتاب لکھی اور آیت خاتم النبیین کا ایک بار دہرایا اور اچھا معلوم پایا۔

(1) ”اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم نبیایں یعنی آپ کو اعجاز کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین قرار دینا آپ کی ہی دی ہوئی کمالات نبوت بخشی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ 97 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100 مرزا کا دیوانی)

یعنی خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے نبوت کی ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی اور اس سر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں نبی بنا سکتے ہیں۔

(2) ”اور جو ان کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی سر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے حق تعالیٰ ہرگز تیار ہے۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ 28 معجم روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 130 مرزا کا دیوانی)

### ختم نبوت سے متعلق آیات

سورۃ الزاب کی آیت 40 بعد خاتم النعمین کی تفسیر کے تحت فرمایا ہے کہ اگرچہ سورۃ الزاب کی آیات 40 تا 48:

(١) "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت به نعمتي وذات لكم الاسلام دينا"

(3-4-1)

ترجمہ: ”آج میں پہاڑ کو چٹا کر دے گا۔ دیکھو! پہاڑ اور پہاڑ کا قلم پر میں نے احسان اچھا اور پھر کیا

”من التماس على الملوك“

نوٹ:۔۔۔ میں تو یہی اپنے اپنے زمانہ کے مطابق دینی احکام لاتے رہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف آوری سے قبل زمانہ کے حالات اور فکرائے عصر پر نظر ہے اس لئے احکام نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی غرضی دیتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے احکام سے دین مانجے جھیل کو کھینچ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا احکام نبویوں کی بیوقوفان اور ان کی دنیوں پر ایمان لانے پر مشتمل ہے، اسی لئے اس کے بعد ”و احصت علیکم نعمی“ فرمایا، اصل کم یعنی نعمت نبوت کو جس نے تم پر احکام کر دیا، اللہ اور ان کے اکمال اور نعمت نبوت کے احکام کے بعد تو کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ سلسلہ وحی جاری رہ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین: ”قرآن کی پیامت اگر ہم پر نازل ہوتی ہم اس دن کو عید مناتے“ (رواہ البخاری)، اور حضور علیہ السلام اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ایک ایسی (81) دن زندہ رہے (سورہ صفر 41 جلد 3) اور اس کے نزول کے بعد کوئی عجم حلال و حرام نازل نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب کمال و مکمل، آخری کتاب ہے

(2) "وما أرسلناك إلا كلمة للناس بنشرها أو لنهيها." (سورة هود: 28)

قرب: ”ہم نے تم کو تیار کر دیا کہ انسانوں کے لئے خیر اور نفع پیدا کر سکا ہے۔“

(3) "قل يا أيها الناس إني رسول الله اليكم جميعاً." (سورہ اعراف: 158)

قرین: ”فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔“

یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور علیہ السلام علیہ السلام کا تمام انسانوں کی طرف رسول ہو کر مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”اَنَا رَسُولُ مَن اَوْفَكَتُ حَاجًا وَّمَن يَوْلِدُ بَعْدِي“۔ ”میں اس کے لئے بھی ان کا رسول ہوں جس کو اس کی ذمہ داری میں ہوں اور اس کے لئے بھی جو



میرے بعد پیدا ہو۔“ (تحریر اہل جلد 11 صفحہ 404 حدیث 31885، تفسیر کبیری جلد 88 صفحہ 2) پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکا، قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صاحب الزماں رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور علیہ السلام کا لفظ الناس کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزماں رسول نہیں ہو سکتے بلکہ اور اسے مستقل طور پر ہی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کی اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا، ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضور علیہ السلام کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔ (معاذ اللہ)

(4) ”و ما از منک الا رحمة للعالمین۔“ (سورہ احقاف: 107)

ترجمہ: ”میں نے تم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

یعنی حضور علیہ السلام پر ایمان لانا تمام جہان والوں کو نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس پر اور اس کی وحی پر ایمان فرض ہوگا، اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کمال رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لادوئے تو نجات نہ ہوگی اور یہ حدیث للعالمین کے معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مستحکم ایمان لانا کافی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الزماں رسول نہیں رہے؟ (معاذ اللہ)

(5) ”و الذين يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك و بالآخرة هم يوقنون۔“

اولئك على هدى من ربهم و اولئك هم المفلحون۔“ (سورہ بقرہ: 54)

ترجمہ: ”جو ایمان لاتے ہیں، اس وحی پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نازل کی گئی اور ایمان آخرت پر یقین رکھتے ہیں، انکی اولاد خدا کی ہدایت پر ہیں اور انکی اولاد نجات پائے والے ہیں۔“

(6) ”يا ايها الذين آمنوا امنوا بالله و رسوله و الكتاب الذي نزل على رسوله و الكتاب

الذي انزل من قبل۔“ (آل عمران: 136)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کتاب پر جس کا پتہ رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل کی گئیں۔“

یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور علیہ السلام کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھیجا اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ تشریف کیا ہوتا تو ضرور خدا کر قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا۔

معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آیا جائے گا۔

(7) "لكن الراستون في العلم منهم والمؤمنون يؤمنون بما نزل اليك

وما نزل من قبلك۔" (سورہ نسا: 162)

ترجمہ: "لیکن ان میں سے راہِ حق پر ایمان لانے والے لوگ ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آیا عظیم السلام پر نازل ہوئی۔"

یہ دونوں آیتیں فتحِ نبوت سے صاف طور سے اعلان کر رہی ہیں بلکہ قرآن شریف میں بیٹکوں تک اس قسم کی آیتیں

ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کے ساتھ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے پہلے کے نبیوں کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان رکھنے کے لئے حکم فرمایا گیا لیکن بعد کے نبیوں کا ذکر

کلیں نہیں آتا۔ ان دو آیتوں میں صرف حضور علیہ السلام کی وحی اور حضور علیہ السلام سے پہلے آیا عظیم السلام کی

وحی پر ایمان لانے کو کافی اور مدارِ نبوت فرمایا گیا ہے۔

(8) "ما من نولنا الا نحو والاله للظنون۔" (سورہ حجر: 9)

ترجمہ: "جو حق ہم نے قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

خدا اور عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے یعنی قرآن کی تحریف

سے اس کو بچائے رکھیں گے قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک حرف اور ایک خط کی بھی کمی زیادتی نہیں کر سکا اور

یہ اس کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کرے، فرض قرآن

کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی

قسم کا نبی نہیں ہو سکا۔

(9) "و اذا احمل الله ميقاتي السنين لما اتيكم من كتاب و حكمة لم يجاءكم

ومول مصدق لما معكم لغو من به و لنصرفه۔" (آل عمران: 81)

ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب بھی میں تم کو کتاب اور نبوت دوں، مگر تمہارے

پاس ایک "دورِ رسول" آجائے جو تمہاری کتابوں اور وحیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا (یعنی اگر تم اس

کا راہ نہ پاؤ) تو تم سب ضرور ضرور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد فرمائیے۔"

اس سے کمال وضاحت ظاہر ہے کہ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم صدق کی بھٹ سب نبیوں کے آخر میں ہوئی وہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت کریمہ میں دو نقطہ غور طلب ہیں ایک تو "حق انھن" جس سے معلوم

ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ مہد قائم ہو گیا تھا اور یہاں تک کہ جہاد کلمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ترائی کے لئے آتا ہے لیکن اس کے بعد جہاد کے بارے میں وہی اور وہاں میں دہائی کا صلہ ہوگا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب سے آخر میں اور ہرگز عرصہ کے وقفہ سے ہوگی۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کا زمانہ آنحضرت کھلاتا ہے۔ "لقد جسدکم رسولاً یمن لکم علی فحرة من الرسل"۔ (احمد: 19)

10 "هو الذي ارسل رسولاً بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله"۔

(ترجمہ: 33: ص 9)

ترجمہ: "اور وہ ذات وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ تمام دینیان پر بے شک اور غالب کرے۔"

ظہار ہو کر کرنے کی یہ صورت ہے کہ حضور ہی کی نبوت اور وہی پر مستقل طور پر ایمان لائے اور اس پر عمل کرنے کو فرض کیا ہے اور تمام ہر عظیم اسلام کی بیوقوفی اور دینیوں پر ایمان لانے کو اس کے تابع کر دیا ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب سے آخر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانا سب نبیوں پر ایمان لانے کو مشکل ہو۔ بالخصوص اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا خیر نبوت بھوت ہو تو اس کی نبوت پر اور اس کی وہی پر ایمان لانا فرض ہوگا جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا تو اس صورت میں تمام دینیان پر ظہار حضور و جنس ہو سکتا، بلکہ حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی پر ایمان لانا مطلوب ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی وہی پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اگر اس نبی اور اس کی وہی پر ایمان نہ لایا تو نہایت مذہبی کاروں میں پھر ہوگا۔ کیونکہ صاحب الزمان رسول بھی ہوگا، حضور علیہ السلام صاحب الزمان رسول نہ رہیں گے۔ (معاذ اللہ)

حجینہ۔۔۔ یہاں بتائی ہوئی اقتصاد کے فتح نبوت کے نبوت اور تانہ میں چٹائی کر دی گئیں اور قرآن کریم میں سو سے زیادہ آیتیں فتح نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔ (حجۃ تحصیل کیلئے دیکھئے "فتح نبوت کمال" از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

### ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ

نوٹ:۔۔۔ یہاں پر ہم ان مرضی کردیوں کا مجموعہ صفحات میں ہم زیادہ تر احادیث کے الفاظ نقل کرنے پر اکتفا کریں گے۔ شارحین حدیث کے ہر مکی قول نقل کرنے سے اجتناب کیا ہے تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو جائے۔

حدیث (1) "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے ہوا کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت سی حسین و جمیل گل ملایا مگر اس کے کسی گل نے میرا ایک ایند کی جگہ چھڑا دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر گل مل گئے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک ایند کیوں نہ لگاؤ گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) ایند ہوں اور میں نہیں کو ختم کرنے والا ہوں۔" (بخاری کتاب طہارۃ 501 جلد 1، مسند سلطنت 248 جلد 2)

حدیث (2) "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزیں پسند ہیں کرامِ سلیم، سلام پر نصیحت دی گئی ہے۔ (1) مجھے چار کلمات عطا کئے گئے (۲) رب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) مالِ قسمت میرے لئے عطا کر دیا گیا ہے (۴) مرنے والوں کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز عطا کر دیا گیا ہے (۵) مجھے تمام حقوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نہیں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔" (بخاری مسند 199 جلد 1، مشکوٰۃ ص 512)

اس مضمون کی ایک حدیث یحییٰ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں عطا دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے: "وکان النبی بعث الی قومہ خاصۃ و بعث الی الناس عامۃ۔" (مشکوٰۃ ص 512)

ترجمہ: "پہلے ہوا کرتا تھا کہ ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔" حدیث (3) "سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی، مگر میرے ہارون کی بی بی نہیں۔" (بخاری مسند 633 جلد 2) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ "میرے ہارون تھیں۔" (بخاری مسند 278 جلد 2)

حضرت شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حجاز ہے۔

حدیث (4) "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی اسرائیل کی قیامت خود ان کے ہوا کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے ہارون کی بی بی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

(بخاری مسند 491 جلد 1، مسند سلطنت 126 جلد 2، مسند احمد 297 جلد 2)

حدیث (5) "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تمہیں جو لئے پئے ہوں گے، ہر ایک کی کھانسی کا کہیں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے ہارون کی کسی

حکم کا کوئی بھی نہیں۔“

(ابوداؤد مطر 127 جلد 2 ترمذی مطر 45 جلد 2)

حدیث (6) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے، ابھی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“

(ترمذی مطر 51 جلد 2، مسند مطر 267 جلد 3)

حدیث (7) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب کے بھائی ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف ان کا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔“

(صحیح بخاری مطر 120 جلد 1، مسند مطر 282 جلد 1)

حدیث (8) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا مگر میں خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ (ترمذی مطر 209 جلد 2)

حدیث (9) ”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے بعد نام ہیں: میں محمد ہوں، میں ابو ہریرہ، میں مامی (حائے دہلا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کو کفر کو مٹائیں گے اور میں حاضر (مبعوث کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں ماقب (سب کے بھائی) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(مختل مطب مکتوبہ مطر 515)

حدیث (10) احمد و حاد حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت شہادت اور درمیان اہل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ”سبحت انا والساعة کھاتین“ مجھے اور قیامت کا دن خدا بھیجوں گی طرح بھیجا گیا ہے۔

### چیلنج

اے مرزا! بیعت اہل اس کے عقیدہ دارکان اگر تمہارے دعویٰ میں کوئی صداقت کی برادر ٹکوب میں کوئی حیرت ہے تو اپنی ایجاد کو، تعمیر کا کوئی شاہد پیش کرو اور اگر ساری بیعت اہل قرآن کے تین پاروں میں سے کسی ایک آیت میں اجماع کے غیر محصور ذخیر میں سے کوئی ایک حدیث میں اگرچہ ضعیف ہی ہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے یہ شمار اہل حدیث سے کسی ایک قول میں یہ یکلا دے کہ خاتم النبیین کے سنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے اٹھ جائے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ و صل کر سکتے ہیں۔ ملائے عام ہے باران کھڑاں کیلئے لیکن میں بحول اللہ و توفیق اعلان کرتا ہوں کہ اگر مرزا کا دعویٰ اہل اس کی ساری امت میں کراچی یعنی کازہ

کا کہیں کے بچی مان میں سے کوئی ایک بچہ پیش نہ کر سکیں گے۔" و لو كان بعضهم لبعض ظهيرا"، بلکہ اگر کوئی دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان رکھتا ہے تو قرآن عزیز کی خصوصیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں درود اللہ علیہ کے صاف صاف آثار، صلیح صالحدین درود اللہ علیہ اور اثر فقیر درود اللہ علیہ کے کھلے کھلے بیانات اور لغت عرب اور قرآن اور حدیث کا واضح فیصلہ سب کے سب اس تحریف کی تردید کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آیت "خاتم النبین" کے معنی جو مردانی فرقہ نے گھڑے ہیں باطل ہیں۔

### قادیانی ترجمہ کے وجوہ ابطال

1..... اول اس لئے کہ یہ سنی علماء عرب کے باطل عقائد ہیں، اور وہ آدم آئے گا کہ خاتم اقوم اور خاتم اقوم کے بھی بھی سنی ہوں کہ اس کی سر سے قوم سنی ہے اور خاتم النبا جو ہیں کے یہ سنی ہوں گے اس کی سر سے کہا جو ہیں بنتے ہیں۔

2..... مرداد غلام احمد قادیانی نے خود اپنی کتاب ازالہ ابہام صفحہ 614 روحانی خزائن صفحہ 431 جلد 3 پر خاتم النبین کا سنی: "میر ختم کرنے والا نہیں" کیا ہے۔

3..... مرداد غلام احمد قادیانی نے غلام خاتم کو حج کی طرف کی ہر مٹا دیا ہے، یہاں صرف ایک مقام کی تفسیر کی جاتی ہے۔ مردا نے اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ 157 روحانی خزائن صفحہ 479 جلد 15 پر اپنے حلقہ تحریر کیا ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پھٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا، اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا، مادر میں ان کے لئے خاتم اللہ والہ قرار دیا۔"

اگر خاتم اللہ والہ کا ترجمہ ہے کہ مرداد قادیانی اپنے ماں باپ کے ہیں آخری "ولد" تھا۔ مردا کے بعد اس کے ماں باپ کے ہیں کوئی لڑکی یا لڑکا بھی پیدا نہ کیا، نہ لڑکی یا لڑکا کوئی پیدا نہیں ہوا، خاتم النبین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی بھی، مذہبی، مستقل، غیر مستقل کسی قسم کا کوئی نبی نہیں پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر خاتم النبین کا سنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سر سے نبی نہیں کے خاتم اللہ والہ کا بھی یہی ترجمہ مردا نہیں کو کہنا ہوگا کہ مردا کی سر سے مردا کے والدین کے ہیں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں اب مردا صاحب ہر گاہ نہ جائیں گے اور مردا صاحب کی ماں بچے بنتی چلی جائے گی۔ یہ صحت تو کریں مردا کی یہ ترجمہ:

ابھما ہے پاؤں یا رکاز لکھ دراز میں

4:..... بحرقہ دہائی جماعت کا خالق ہے کہ رحمت و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا قادیانی تک کوئی ہی نہیں بنا، خود مرزا نے لکھا ہے:

”فرض اس حصہ بخیر و فی اہل دار اور سورہ فیسے میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور اہل اہل اور اصحاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ بخیر اس نعمت کا انھیں دیا گیا، لیکن اس حصہ سے ہی کام ہانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(حقیقۃ الہی ص 391 روحانی خزائن جلد 408 ص 22)

اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ چند سو سال میں صرف مرزا کو ہی نبوت ملی، اور پھر مرزا کے بعد قادیانیوں میں خلافت (نام نہاد) ہے۔ نبوت نہیں، اس لحاظ سے جہل قادیانیوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرے صرف مرزا ہی جانتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ”خاتم النبی“ ہوئے خاتم النہیں نہ ہوئے۔ مرزا محمود نے لکھا ہے:

”ایک مرد دہری بیخ کلاہت مرے کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقرر تھا، سو وہ ظاہر ہو گیا۔“

(ضمیمہ نمبر 1 حقیقۃ الہی ص 268)

5:..... خاتم النہیں کا معنی اگر نہیں کی مرزا لیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرے ہی بٹے مرزا لائے جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے نہیں کے لئے خاتم ہوئے، سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا محمد صلی علیہ السلام تک کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النہیں نہ ہوئے، اس اعتبار سے یہ بات قرآنی معنی کے صاف خلاف ہے۔

6:..... مرزا قادیانی نے رحمت و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجود کی تو یہی من گھڑے (یہ ہے خاتم النہیں کا قادیانی معنی)۔ یہ اس لحاظ سے بھی غلط ہے کہ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”کتاب میں جو جہاد آیت کریمہ: ”وَاِنَّا بِمَعْنٰی رَبِّكَ لَفَعْدٌ“ اپنی بہت دہان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ رحم اور میں ہی مجھے صاف کی گئی ہے۔“ (حقیقۃ الہی ص 67 روحانی خزائن جلد 70 ص 22) اس عبارت میں مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ جناب اجود سے نہیں بلکہ رحم اور میں مجھے یہ نعمت ملی تو کیا خاتم النہیں کی مرے آج تک کوئی ہی نہیں جانتے خاتم النہیں کا معنی نہیں کی مرے لے کا کیا کہہ سکتا؟

- حقیقہ ختم نبوت کا حقیقہ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔
- اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد عمری میں دل مسطے صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتا ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی مکمل نشانی قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہے۔

# قادیانی

قادیانی ارتد اوجھیلانے کے لئے اربوں روپے کی رقم خرچ کر رہے ہیں اور کفر و ارتداد پر  
مبنی لڑچک کثیر تعداد میں چھپا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں  
کو دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ اس خطرناک صورت حال سے نمٹنے کے  
لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقوں سے ہر ذور اہل کی جاتی ہے کہ وہ  
رد قادیانیت پر مشتمل لڑچک چھپا کر مہلت تقسیم کرنے کے لئے **مرکز سیراجیہ** سے رابطہ کریں  
چاکر امت مسلمہ کی جی نسل فقہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔  
عطیات کرٹ اکاؤنٹ نمبر 82-1246 نام مرکز سیراجیہ پوسٹ HBL قیصری ایریا گلبرگ میں بھیجیں

## قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

ان کی مصنوعات اور شیڈ ان کا بائیکاٹ کرنا ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دینی و ملی فریضہ  
ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو شری حولہ کیوں میں شاخ محشر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

اے مسلمان! مجب تکبیر قادیانی سے بھاگے  
تو گنبد خضریٰ میں دل منگنے لگتا ہے

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار  
دیا۔ 26 اپریل 1983ء کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روک دیا۔ آپ کو سلطان ظاہر کرنے  
اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت  
ثبوت اور محضر زمین علاقہ کے سمراتھان میں جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں۔ یہ آپ کا قانونی اور دینی فریضہ ہے۔

**مرکز سیراجیہ کی نمبر 4، اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III، لاہور فون: 5877456**  
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

خدا تعالیٰ ہم سب کو شری حولہ کیوں میں شاخ محشر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)